یا اللہ ﷻ — الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یاسیدی یاحبیب اللہ — یارسول اللہ ﷺ

تیسری عید؟

(ازقلم: مفتی محمد امجد رضوی خطیب مرکزی جامعہ مسجد حنفیہ رضویہ راجپوتاں والی)

اعتراض: محفل میلاد کیا ہے؟

ج امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ترجمہ: محفل میلاد کا اصل یہ ہے کہ لوگ اکھٹے ہوکر تلاوت قرآن کریں اوران احادیث کا بیان کریں اور سنیں جن میں آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ کا تذکرہ ہے پھر تناول ماحضر ہو(یعنی تبرک کا اہتمام ہو)۔ (حسن المقصدفی عمل المولدالحاوی للفتاوی ص189)

اعتراض: کیارسول پاک ﷺ کی تاریخ ولادت 12 ربیع الاول ہے۔؟

ج آپ ﷺ کی ولادت 12 ربیع الاول بروز پیر ہوئی ملاحظہ کیجئے۔

امام بخاری کے استاذ حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ رحمتہ اللہ علیہ (جن سے امام بخاری نے اپنی صحیح میں کم ازکم 20 روایات لی ہیں) فرماتے ہیں۔عن جابر و ابن عباس رضی اللہ عنهما قالا ولدرسول اللہ ﷺ یوم الاثنین الثانی عشر من شهر ربیع الاول

ترجمہ: حضرت جابراور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ کی ولادت پیر والے دن 12 ربیع الاول کو ہوئی۔اسکو نقل کرنے کے بعد امام ابن کثیر دمشقی کہتے ہیں: یہی بات جمہور کے نزدیک مشہور ہے۔

(البدایہ والنہایہ ص 320/2، 135/3)

اعتراض: کیا قرآن میں محفل میلاد کا ذکر ہے؟

ج جی ہاں سب سے پہلے خود اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کی آمد کا تذکرہ کرنے کیلئے محفل سجائی جس میں تمام انبیاء علیہم السلام سے رسول پاک ﷺ کی آمد پر ان پر ایمان لانے اور معاون بننے کا وعدہ لیا گیا۔(سورۃ آل عمران نمبر 81)

اور پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے کئے ہوئے فضل اور رحمت پر خوشی منانے کا آرڈر بھی دیا ہے۔(سورۃ یونس نمبر 58)

اعتراض: سورۃ یونس کی جس آیت سے آپ میلاد النبی ثابت کر رہے ہیں وہاں فضل اور رحمت سے مراد مفسرین نے قرآن لیا ہے۔

ج تفسیر کے درجات میں سے پہلا یہ ہے کہ قرآن کی تفسیر قرآن کرے اور یہاں رب تعالیٰ خود فرماتا ہے میرا محبوب رحمت ہے (سورۃ الانبیاء نمبر 107) اور پھر فرمایا میرا محبوب فضل بھی ہے (سورۃ الاحزاب نمبر 47) معلوم ہوا کہ قرآن کی ایک آیت کی تفسیر دوسری آیت نے کر دی کہ سب سے بڑی رحمت اور سب سے بڑا فضل رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے اور پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ قرآن اور اسلام کو تو فضل و رحمت مان لیا جائے اور صاحب قرآن اور صاحب اسلام (رسول اللہ ﷺ) کو فضل و رحمت نہ مانا جائے۔

اعتراض: آپ نے قرآن سے حوالے پیش کیے ہیں۔ کیا ان آیات کی بنا پر رسول کریم ﷺ کو نہیں چاہیے تھا کہ وہ میلاد مناتے اور اپنی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے؟ انہوں نے ایسا کیوں نہیں کیا؟

ج رسول کریم ﷺ نے بھی اپنی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ولادت کی خوشی منائی بلکہ ہر ہفتے مناتے تھے۔ رسول کریم ﷺ ہر پیر والے دن روزہ رکھ کر اپنا میلاد مناتے تھے۔ چنانچہ

آپ ﷺ سے پیر والے دن روزہ رکھنے کے بارے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میری ولادت کا دن ہے۔

☆ مسلم شریف کتاب الصیام

☆ صحیح ابن حبان ص 403/8 ☆ مستخرج ابی عوانہ 980/4

☆ صحیح ابن خذیمہ 298/3 ☆ مصنف عبدالرزاق 295/4

اعتراض: تو آپ بھی روزہ رکھ کر مناؤ آپ تو کھانا بانٹتے ہو؟

ج رسول کریم ﷺ نے اپنی ولادت کی خوشی لوگوں کو کھانا کھلا کر بھی منائی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد اپنی ولادت کی خوشی میں جانور ذبح کیا۔

☆سنن الکبری بیھقی ص 300/9 ☆تلخیص الحبیر ص 362/4

☆السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی ص 229/6 ☆عمدۃ القاری ص 444/30 ☆فتح الباری ص 595/9

اعتراض: وہ تو رسول کریم ﷺ نے اپنا عقیقہ کیا تھا؟

ج عقیقہ والی یہ بات آپکی بات غلط ہے کیونکہ آپ ﷺ کا عقیقہ تو حضرت عبدالمطلب نے ہی کر دیا تھا اور عقیقہ دو بار نہیں ہوتا ☆(حسن المقصد فی عمل المولد ص 64) ☆(تاریخ دمشق الکبیر ص 32/3)

اعتراض: اسکے علاوہ کوئی دلیل جو صحاح ستہ سے ہو کہ میلاد پر خوشی کرنے سے فائدہ ہوتا ہے؟

ج جی ہاں حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) والی حدیث پاک کہ ابولھب کے مرنے کے بعد خواب میں کسی نے دیکھا اور اس سے حال پوچھا تو اس نے کہا: تمہارے بعد مجھے کوئی سکون نہیں البتہ ہر پیر والے دن مجھ سے عذاب کم ہو جاتا ہے۔ اور مجھے اس انگلی سے ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے (پانی وغیرہ) پلایا جاتا ہے۔ (بخاری شریف ص 764/2)

امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ اسکی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس نے آپ ﷺ کی ولادت پر خوشخبری سنانے کی وجہ سے اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔ (فتح الباری ص 145/9)

اسی وجہ سے اسکو ہر پیر والے دن عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے۔ تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جس نے میلاد کی خوشی منائی۔

اعتراض: آپ نے ایک کافر کے کام کو بطور دلیل پیش کر دیا۔

کافروں کے وہ کام جو شریعت مطہرہ کے خلاف نہ ہوں تو انکو شریعت اسلامیہ کے تحت کرنے میں کوئی حرج نہیں (جبکہ تھوڑا سا اختلاف کر لیا جائے) اس طرح تو کل کو کوئی بولے گا کہ سب سے پہلے الیکٹرانک چیزیں کفار استعال کرتے ہیں تو ہم بھی نہ کریں۔ بلکہ یہ تو رسول کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ جب آپ ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو یہود کو دس محرم الحرام کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ تم لوگ یہ کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور انکی قوم کو فرعون سے نجات ملی اس وجہ سے ہم روزہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے حقدار ہیں اور آپ ﷺ نے یوم عاشورہ کا روزہ رکھا اور رکھنے کا حکم دیا۔ (مسلم شریف ص 359/1) بس فرق اتنا ہے کہ ایک آگے یا پیچھے روزہ اسکے ساتھ ملا لیا جائے۔

نوٹ: جس دن موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو آزادی ملے وہ تو منایا جائے اور جس دن پوری کائنات کو جہالت سے آزادی دلوانے والا تشریف لائے وہ دن کیوں نہ منایا جائے؟

اعتراض: رسول پاک ﷺ کی وفات بھی تو 12 ربیع الاول ہے۔ تم لوگ ولادت کی خوشی مناتے ہو وفات کا غم نہیں؟

ج ولادت کی خوشی منانے کی کوئی حد نہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت پر اظہار شکر ہے جبکہ وفات کا غم منانے کی اجازت نہیں کیونکہ سوگ تین دن سے زیادہ جائز نہیں۔ (مگر بیوہ کیلئے اپنے مرحوم خاوند کا)

اور پھر بڑی حیرت والی بات ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی دردناک شہادت والے دن تو لوگ کہیں کہ سوگ تین دن ہے لہذا غم حسین رضی اللہ عنہ میں پریشان رہنا اور ادیا نکاح نہ کرنا گناہ ہے کیونکہ سوگ صرف تین دن تک ہے جبکہ میلاد مصطفیٰ ﷺ کی خوشی منانے کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ 14 سو سال بعد بھی سوگ ہونا چاہیے۔ ہے نا عجیب بات؟

اعتراض: اچھا آپ نے جو دلائل دیئے ہیں کہ اس سے پہلے کسی کو یہ دلائل نظر نہیں آئے؟

ج صحابہ کرام علیہم الرضوان پر چونکہ آپ ﷺ کے وصال کا غم حاوی تھا اس لئے وہ خوشی کا اہتمام نہ کر سکے اور آہستہ آہستہ اس غم پر آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی غالب آتی گئی یہاں تک کہ 1350ھ تک کم از کم ایک سو سے زیادہ کتب عربی میں محافل میلاد کے ثبوت پر لکھی جا چکی تھیں۔ اور ان کی مخالفت میں آپ پچاس بھی نہیں دکھا سکتے بلکہ مخالفین کے امام ابن تیمیہ نے بھی لکھا: جو لوگ نیک نیت کے ساتھ میلاد مناتے ہیں ان کو حسن نیت کی بناء پر ثواب دیا جائیگا۔ (اقتضاء الصراط المستقیم ص 404) اور یہ کوئی دلیل نہیں کہ پہلے نہ تھا تو اب کیوں ہے؟

۱۔ کیونکہ پہلے تو دین کی تبلیغ کیلئے مدارس کا قیام بھی نہ تھا۔ ۲۔ سیرت النبی ﷺ کانفرنس بھی نہ تھی۔

۳۔ ختم بخاری کے جلسوں کا انعقاد بھی نہ تھا۔ ۴۔ ۳ دن چالیس دن کے تبلیغی چلے بھی نہ تھے۔

۴۔ فلاح انسانیت کیلئے کوئی تنظیمیں بھی علیحدہ علیحدہ ناموں سے نہ تھیں۔

کیا ان سب کے علاوہ بیشمار چیزوں کو یہی کہ کر چھوڑ دیا جائے گا کہ پہلے نہ تھیں؟

اعتراض: آپ کوئی معتبر حضرات محدثین سے یہ بات ثابت کرو کہ انہوں نے محفل میلاد کو صحیح کہا ہو۔

ج لو میں چند حوالہ جات ذیل میں نقل کرتا ہوں جنہوں نے میلاد کی محافل کو درست کہا۔

۱۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ (وفات 579ھ) ۲۔ حافظ ابن دحیہ کلبی علیہ الرحمۃ (وفات 633ھ)

۳۔حافظ شمس الدین الجزری علیہ الرحمۃ (وفات 660ھ) ۴۔امام ابوشامہ رحمۃ اللہ علیہ (وفات 665ھ)
۵۔ابن تیمیہ (وفات 728ھ) ۶۔ امام ذہبی علیہ الرحمۃ (وفات 748ھ)
۷۔امام سبکی علیہ الرحمہ (وفات 756ھ) ۸۔امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (وفات 774ھ)
۹۔امام ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (وفات 795ھ) ۱۰۔امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات 852ھ)
۱۱۔امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (وفات 911ھ) ۱۲۔امام قسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ (وفات 923ھ)

نوٹ: **مخالفین کے نزدیک مسلّم امام**

۱۳۔حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (بحوالہ شمائم امدادیہ ص 47)
۱۴۔احمد علی سہارن پوری (بحوالہ المہند علی المفند ص 61)
۱۵۔نواب صدیق حسن خان بھوپالوی (الشمامۃ العنبریہ ص 12)
۱۶۔علامہ وحید الزماں کیرانوی (ہدیۃ المہدی ص 118)
۱۷۔مولانا اشرف علی تھانوی (خطبات میلاد النبی ﷺ ادارہ تالیفات اشرفیہ)

اعتراض: بہر حال میلاد النبی ﷺ کا لفظ تو کسی حدیث کی کتاب میں آج تک نہیں آیا نا؟

ج یہ بھی بڑی عجیب منطق ہے کہ جان چھڑانے اور اپنی ہٹ دھرمی برقرار رکھنے کیلئے یہ اعتراض بھی جڑ دیا حالانکہ یہ کوئی وقعت والا اعتراض نہیں مگر پھر بھی دل کی تسلی کیلئے عرض کرتا ہوں کہ میلاد النبی ﷺ سے اتنا چڑنے کی ضرورت نہیں کیونکہ امام ترمذی علیہ الرحمہ نے اپنی سنن میں باب باندھا ہے (باب ما جاء فی میلاد النبی ﷺ) (سنن ترمذی 202/2) لہٰذا ثابت ہوا کہ کسی محفل کا نام میلاد النبی ﷺ رکھنا ممنوع نہیں اگر اسکے اندر رسول اللہ ﷺ کے تذکرے ہوں۔

اعتراض: اسلام کے اندر صرف 2 عیدیں ہیں تم نے یہ تیسری عید کہاں سے نکال لی؟

ج اسلام کے اندر 2 عیدوں کے علاوہ 52 عیدیں تو رسول کریم ﷺ کے فرمان سے ثابت ہیں کہ جمعہ عید کا دن ہے اور جمعہ سال میں 52 مرتبہ آتا ہے اور ایک عید اسکے علاوہ یوم عرفہ بھی ہے۔ (فتح الباری ص 247/4)
دوسری بات یہ ہے کہ جس دن کوئی نعمت ملے اس دن کو عید بنانا سنتِ نبی علیہ السلام ہے اور قرآن نے اسکی وضاحت فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی مولا تو ہم پر دسترخوان اتارتا کہ (جس دن تو ہم پر دسترخوان والی نعمت اتارے گا) وہ دن ہمارے لئے عید کا دن ہو جائیگا۔ (سورۃ المائدہ نمبر 114)